روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 8 اکتوبر 2001ء 20 رجب 1422 ہجری- 8 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 229

دوسری آنکھ بھی بے قرار ہے

حضرت عثمان بن مظعونؓ اسلام لائے تو ایک مشرک نے ان کی آنکھ پر ایسا مکہ مارا کہ آنکھ ڈیلے سے باہر نکل آئی- اس موقع پر ایک کافر ولید نے انہیں کہا کہ اگر تم میری پناہ واپس نہ کرتے تو یہ تکلیف نہ ہوتی- انہوں نے فرمایا تم اس ایک آنکھ کی بات کرتے ہو میری تو دوسری آنکھ بھی خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے تیار ہے-

(البدایہ والنہایہ جلد3 ص92- حافظ ابن کثیر- بیروت 1966ء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ابتلا ضرور آتے ہیں تا کچوں اور پکوں میں امتیاز ہو اور مومنوں اور منافقوں میں بیّن فرق نمودار ہو اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے یہ لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ وہ صرف اتنا ہی کہنے پر نجات پا جائیں گے کہ ہم ایمان لائے اور ان کا کوئی امتحان نہ ہو- (العنکبوت 3) یہ کبھی نہیں ہوتا- دنیا میں بھی امتحان اور آزمائش کا سلسلہ موجود ہے جب دنیاوی نظام میں یہ نظیر موجود ہے تو روحانی عالم میں یہ کیوں نہ ہو- بغیر امتحان اور آزمائش کے حقیقت نہیں کھلتی- آزمائش کے لفظ سے یہ بھی دھوکا نہ کھانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو جو عالم الغیب اور یعلم السر والخفی ہے امتحان یا آزمائش کی ضرورت ہے اور بدوں امتحان یا آزمائش کے اس کو کچھ معلوم نہیں ہوتا ایسا خیال کرنا نہ صرف غلطی بلکہ کفر کی حد تک پہنچتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان صفات کا انکار ہے- امتحان یا آزمائش کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ تا حقائق مخفیہ کا اظہار ہو جاوے اور شخص زیر امتحان پر اس کی حقیقت ایمان منکشف ہو کر اسے معلوم ہو جاوے کہ وہ کہاں تک اللہ کے ساتھ صدق و اخلاص و وفا رکھتا ہے اور ایسا ہی دوسرے لوگوں کو اس کی خوبیوں پر اطلاع ملے- پس یہ خیال باطل ہے- اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ جو امتحان کرتا ہے تو اس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو علم نہیں اس کو تو ذرہ ذرہ کا علم ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ ایک آدمی کی ایمانی کیفیتوں کے اظہار کے لئے اس پر ابتلا آویں اور وہ امتحان کی چکی میں پیسا جاوے کسی نے کیا اچھا کہا ہے-

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

ابتلاؤں اور امتحانوں کا آنا ضروری ہے بغیر اس کے کشف حقائق نہیں ہوتا یہودی قوم کے لئے یہ ابتلا جو مسیحؑ کی آمد تھا بہت ہی بڑا تھا اور جب کبھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور آتا ہے ضرور ہے کہ وہ ابتلاؤں کو لے کر آوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی توریت میں مثیل موسیٰ والی موجود ہے لیکن کیا کہنے والے نہیں کہتے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے پورا نام لے کر نہ بتایا اور سارا پتہ نہ دے دیا کہ وہ عبداللہ کے گھر میں آمنہ کے پیٹ سے پیدا ہوگا اور اسماعیلی سلسلہ سے ہوگا تیرے بھائیوں کا لفظ کیوں کہہ دیا؟ اصل بات یہ ہے کہ اگر ایسی ہی صراحت سے بتا دیا جاتا تو پھر ایمان ایمان نہ رہتا دیکھو اگر ایک شخص پہلی رات کا چاند دیکھ کر بتا دے تو وہ تیز نظر کہلا سکتا ہے لیکن اگر کوئی چودھویں کا چاند دیکھ کر کہہ دے کہ میں نے بھی چاند دیکھ لیا ہے تو کیا لوگ اس پر ہنسیں گے نہیں؟ یہی حال خدا تعالیٰ کے نبیوں اور رسولوں کی شناخت کے وقت ہوتا ہے جو لوگ قرائن قویہ سے شناخت کر لیتے اور ایمان لے آتے ہیں وہ اول المومنین ٹھہرتے ہیں-

(ملفوظات جلد دوم ص 376)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

صدر انجمن احمدیہ میں
محررین درجہ دوم کی ضرورت

دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں کارکنان درجہ دوم کی وقتاً فوقتاً ضرورت رہتی ہے- صرف ایسے مخلص محنتی احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں- اور محنت سے حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ مستقل طور پر کام کرنے کے خواہش مند ہوں-

تعلیمی قابلیت ایف-اے 45 فیصد نمبر ہونے ضروری ہیں-

درخواست دینے کی عمر 18 سال سے 25 سال تک ہے-

درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول- صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ مورخہ 31 اکتوبر 2001ء تک دفتر نظارت دیوان میں بھجوائیں- نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا-

نصاب درجہ دوم

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل- پہلا پارہ باترجمہ- چالیس جواہر پارے- ارکان دین- نماز مکمل باترجمہ

(ب) کشتی نوح- برکات الدعا- عام دینی معلومات- درثمین نظم شان اسلام- مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ

(ج) انگریزی- حساب مطابق معیار میٹرک- عام معلومات

(1) امیدوار کا خوش خط ہونا ضروری ہوگا-

(2) ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہوگا- کامیاب ہونے کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوں گے-

(ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

صفت رحمانیت کی مظہر ہومیو پیتھی ڈسپنسریاں دنیا بھر میں بلامعاوضہ خدمت کر رہی ہیں

ہر ملک کے امیر کا فرض ہے کہ تمام احباب کو ان سے مطلع کرے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صفت رحمانیت پر سلسلہ خطبات کے آخر میں 3/ اگست کو احمدی ہومیو پیتھک فری ڈسپنسریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

میں آخر پر آپ کو رحمانیت کا ایک اور جلوہ بھی بتاتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تابع جو شفا کا مضمون پیدا کیا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ان میں ایک ہومیو پیتھی شفا کا نظام بھی ہے اور یہ الٰہی نظام شفا کے قریب تر ان معنوں میں ہے کہ اس کی اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازماً قائل ہو جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بغیر یہ شفا کا مضمون سکھایا جاتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس مضمون پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

لیکن اب میں ایک بات سمجھانی چاہتا ہوں۔ میں نے پہلے بھی بارہا ذکر کیا ہے کہ میری ڈاک میں کثرت سے لوگ یہ خط بھیجتے ہیں کہ ہمارا ہومیو پیتھک علاج کرو۔ اڑیسہ سے بھی خط آ رہے ہیں اور پاکستان کی مختلف جگہوں سے، ربوہ سے بھی اور بیرون ربوہ سے بھی۔ اب سوال یہ ہے کہ اتنی دور بیٹھے ہومیو پیتھک علاج ہو سکتا ہی نہیں۔ ہومیو پیتھک علاج کے لئے تحقیق ہونی چاہئے پورے غور و فکر کی ضرورت ہے۔ اس کے دو حل ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو میری کتاب ہے ہومیو پیتھی کی وہ آپ خود لے لیں اور اس میں اشارے موجود ہیں ان کو دیکھ کر خود اپنا مطالعہ کریں۔ سب سے بہتر علاج انسان خود کر سکتا ہے جو جانتا ہے کہ مجھے کیا بیماری ہے لیکن جن کو یہ سلیقہ نہیں اور اکثر کو نہیں ہے، بہت مشکل کام ہے کہ ہومیو پیتھک علاج کرنے کے لئے کوئی خود کتاب سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس لئے ان کے لئے دنیا بھر میں خدا تعالیٰ کی رحمانیت کی مظہر ڈسپنسریاں قائم کر دی گئی ہیں جو بلا مبادلہ کام کرتی ہیں۔

اس کثرت سے ڈسپنسریاں قائم ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ اب دنیا میں کتنی بے شمار ڈسپنسریاں قائم ہیں جو بنی انسان کا علاج کرتی ہیں مگر محض رحمانیت کے طور پر اس کا کوئی متبادل نہیں لیتیں، مفت کی ڈسپنسریاں ہیں اور ان میں لوگ وقف ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک دفعہ پھر سمجھانا چاہتا ہوں احباب جماعت کو کہ اپنی بیماری کیلئے لکھیں تو صرف دعا کے لئے لکھیں مگر علاج کے لئے نہ لکھیں۔ یہ ناممکن ہے میرے لئے کہ اتنی دور بیٹھ کر علاج کر سکوں اور ان کی تفصیل سے گفتگو کر کے ان کے حالات معلوم نہ کروں کہ کیا ہیں۔ اس کے نتیجہ میں سوائے اس کے کہ میں پریشان ہو جاتا ہوں کہ فلاں بھی بیمار ہے، فلاں بھی بیمار ہے اس کو کونسی دوائی دی جائے اور کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا۔

تو اب میں آپ کے سامنے ایک مختصر فہرست رکھتا ہوں کہ کس کثرت کے ساتھ دنیا میں احمدیت کے طفیل مفت علاج کی سہولتیں موجود ہیں۔ ہندوستان، جرمنی، امریکہ، کینیڈا غرضیکہ دنیا بھر کے ممالک میں یہ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ اب امراء کا فرض ہے کہ وہ احباب جماعت کو واقفیت کروائیں۔ اب امریکہ سے، لاس اینجلیز جو خط آتے ہیں کہ میرا علاج کریں وہیں لاس اینجلیز میں ہی ہمارے مربی موجود ہیں جو ہومیو پیتھک علاج کر سکتے ہیں۔ اڑیسہ سے خط آتا ہے وہاں بھی نظام جماعت مقرر ہے کوئی نہ کوئی ہومیو پیتھک ڈسپنسری موجود ہے جو بلا مبادلہ ان کی خدمت کے لئے تیار ہے۔ اب ربوہ میں تو کثرت سے ہیں اور ربوہ سے بھی خط آتے ہیں۔ عجیب بات ہے کہ ان کو یہ نہیں پتہ کہ خداتعالیٰ کے فضل سے وہاں ہومیو پیتھک کلینک بامعاوضہ بھی موجود ہیں، بہت سے معاوضہ لے کر کرتے ہیں لیکن جماعت کی طرف سے مفت علاج کی اتنی سہولتیں ہیں کہ دنیا کے کسی شہر میں یہ سہولتیں نہیں ہوں گی اور اس کے باوجود لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمارا علاج کرو اور اپنی علامتیں تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ تو سب سے پہلے میں بجائے اس کے کہ لمبی فہرست پڑھوں میں اتنا عرض کر دیتا ہوں کہ لوگوں کو پتہ نہیں بیچاروں کو کہ علاج کی کیا سہولت ہے۔ تمام دنیا میں سہولتیں ہیں مگر ان غریبوں کو پتہ نہیں تو کیا کریں بے چارے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کے امیر کا فرض ہے کہ وہ تمام جماعتوں کو مطلع کرے کہ آپ کے قریب ترین کون سی ڈسپنسری ہے جس سے آپ استفادہ کر سکتے ہیں اور اگر اس شہر میں نہیں ہے تو شہر بتائیں کہ کس جگہ جائیں کیونکہ ان کو لازماً پھر وہاں جانا پڑے گا اور ہومیو پیتھک ڈاکٹر موجود ہوگا جو ان کو دیکھ کر پوری تحقیق کرنے کے بعد پھر ان کے لئے علاج تجویز کر سکتا ہے۔

اب مختصراً میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ہندوستان میں مجموعی طور پر 70 کے لگ بھگ ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں جن میں قادیان میں تین، پنجاب میں چھ، ہماچل پردیش میں ایک، ہریانہ میں چار، راجستھان میں تین، آندھرا پردیش میں دو، صوبہ جموں و کشمیر میں دس، گجرات میں ایک، یوپی میں تین، کیرالہ میں چھ، تامل ناڈو میں دو، مدراس میں دو، بنگال میں سولہ، آسام میں چار، اڑیسہ میں دو۔ یہ ساری ڈسپنسریاں وہاں کام کر رہی ہیں اور مفت علاج کر رہی ہیں۔ تو اگر قصور ہے تو مرکزی امارت کا ہے۔ قادیان کے ذمہ دار افسروں کا قصور ہے کہ انہوں نے کیوں بار بار تمام جماعتوں کو متنبہ نہیں کیا کہ اگر ہومیو پیتھک علاج کرانا ہو تو فلاں جگہ یہ سہولت موجود ہے۔ اگر وہ ایسا کر دیتے تو اس طرح مجھے پھر خط نہ آتے۔

مگر ربوہ والوں کو بھی نہیں بتایا گیا تو اب باقی بیچاروں کو کیا پتہ لگے گا۔ اس لئے یاد رکھیں یہ فرض ہے، انجمن کا فرض ہے ربوہ کی ڈسپنسریوں کا تمام اہل ربوہ سے تعارف کروائیں اور سارے پاکستان کی ڈسپنسریوں کا سارے پاکستان والوں سے تعارف کروائیں۔ لاہور سے بھی خط آتے ہیں لاہور والوں کو بھی بتائیں تمہارے ہاں اتنی ڈسپنسریاں مفت کام کر رہی ہیں۔ وہاں تو گاؤں گاؤں میں ڈسپنسریاں قائم ہیں۔ اس لئے اب میں امید رکھتا ہوں، اس کی تفصیل نہیں پڑھتا اس میں بہت زیادہ وقت لگے گا، کہ تمام امراء صوبائی و ضلع یہ ذمہ داریاں اپنے اوپر ڈال لیں کہ ہر احمدی کو معلوم ہو جانا چاہئے کہ ڈسپنسری کہاں ہے اور کیسے کام کر رہی ہے۔ یہاں میرے پاس موجود ہے فہرست مگر وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے اب میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اب جماعت کے امراء کی طرف سے یا ناظر اعلیٰ کی طرف سے یا وکلاء اعلیٰ کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ سب کو معلوم ہو جائے گا اور پھر انشاء اللہ تعالیٰ میرے کام میں سہولت ہو جائے گی۔

دیکھو دعا کے لئے تو میں حاضر ہوں، اتنا صرف لکھا کریں کہ ہمیں فلاں بیماری لاحق ہے ہمارے لئے دعا کریں اور وہ میں باقاعدگی سے کرتا ہوں۔ ایک دن بھی Miss نہیں کرتا۔ خط پڑھتے ہوئے بھی کرتا ہوں، رات کو تہجد میں بھی اکٹھے، اجتماعی طور پر کرتا ہوں۔ اس لئے جہاں تک دعا کا چارہ ہے وہ تو میرا فرض ہے اور میں لازماً آپ کے دکھ میں شریک ہوتا ہوں اور جہاں تک مجھے توفیق ہے اسے دور کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن دور بیٹھے تفصیلی علاج ناممکن ہے۔ امید ہے آئندہ اس مضمون کو پیش نظر رکھیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7/ ستمبر 2001ء)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

جرمن بولنے والی خواتین سے ملاقات

ریکارڈنگ 12 فروری 2000ء

مرتبہ: ملک محمد داؤد صاحب

سوال:۔ عذابوں کے بعد بعض اوقات لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ (نعوذباللہ) ظالم ہے اور ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی نہیں کرتا جو مرجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عذاب کیوں بنائے ہیں. مثلاً زلزلے وغیرہ؟

جواب:۔ یہ تو بڑا لمبا جواب ہے زلزلے وغیرہ اگر نہ آیا کرتے تو انسان کی اتنی ترقی نہ ہوتی زلزلوں کی وجہ سے تو زمین بنی Continents بنے اور اس کی وجہ سے تو تباہی آیا کرتی ہے۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک تو یہ کہ اس کی روک تھام کے لئے سائنسی طریق اختیار کیے جاتے ہیں پہلے سے زیادہ ترقی کر جاتے ہیں تو جب سے دنیا میں زلزلے آرہے ہیں انکا مقابلہ کرنے کی انسانی طاقت بڑھتی جارہی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا سائنسی علم بڑھا رہا ہے۔ تو Slowly Gradually یہ ساتھ ساتھ سائنس کی Evolution ہوتی جاتی ہے اور دوسرے جو لوگ ظلم کرتے ہیں وہ اس وقت بھول جاتے ہیں کہ وہ ظلم کر رہے ہیں وہ ظلم کرتے ہیں وہاں اپنے ملک میں تو پھر خدا تعالیٰ ان کو پکڑتا ہے۔ اور اپنا ظلم یاد نہیں رہتا اور اچانک کہہ دیتے ہیں ہائے ہائے کیا ہوگیا۔ حالانکہ دنیا میں بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ غریبوں کو لوٹ رہے ہیں دنیا میں ہر خرابی انسانی اخلاق کی خرابی کی وجہ سے ہے۔ اگر اخلاق ٹھیک ہوں تو پھر جب زلزلے وغیرہ آتے ہیں تو پھر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کس کے اخلاق اچھے ہیں اور کس کے خراب ہیں قومی عذاب ہیں اور قرآن کریم نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اس عذاب سے بھی ڈرو جس میں اللہ تعالیٰ کا عذاب اچھوں اور بروں کو پکڑ لیتا ہے۔ فرق نہیں کرتا۔ مگر فرق کرنے کے بعض ذریعے بھی ہیں۔ ایک تو جو دعائیں کرنے والے لوگ ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے۔ کہ عذاب آنے سے پہلے جو دعائیں کرتے رہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ بچالیتا ہے۔ اور غیر معمولی طور پر بچالیتا ہے۔ اس لئے سب زلزلوں میں اگر نہ بھی بچتے ہوں تو بعض ایسے زلزلے ہیں جو خدا کا نشان ہوتے ہیں اور ان میں پھر ایسے آدمی بچالیے جاتے ہیں۔ ورنہ نیک اور بد دونوں پکڑے جاتے ہیں نیک کو اللہ تعالیٰ جزا دے گا اگلی دنیا میں اور بد تو یہاں بھی سزا پالیتا ہے وہاں بھی پالے گا۔ لیکن جو مثال میں دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ کانگڑہ میں ایک زلزلہ آیا جس سے پہلے حضرت مسیح موعود کو الہامات ہوئے زلزلے کے متعلق اور پہلے سے آپ نے بتا دیا کہ بہت خطرناک زلزلہ آنے والا ہے۔ میں زمین کو زیروزبر دیکھ رہا ہوں اور لوگ بہت دور دور سے بھاگ کے قادیان آئے اور پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے یہی خبر دی ہے۔ واپس جاؤ اپنے گھروں میں اور اللہ تمہیں بچائے گا۔ تو عجیب بات ہے اتنا خطرناک زلزلہ تھا کہ لاکھوں آدمی اس میں مرے۔ شہر بعض دفعہ تو بالکل تباہ ہو گئے تھے۔ لیکن اگر ایک بھی احمدی گھر تھا۔ تو وہ بچ گیا۔ بعض دفعہ ملبے کے نیچے دیکھا تو چارپائی کے نیچے سے کوئی احمدی چھپا ہوا نکل آیا ایک بھی احمدی نہیں مرا اب اتنی بڑی تباہی میں اتفاق کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض زلزلے جن کے متعلق پیشگوئی ہو ان میں خدا ضرور اپنا نشان دکھاتا ہے۔ اور نیک اور بد میں زلزلے تقسیم کرتے ہیں. تفریق کرتے ہیں۔

سوال:۔ Westren Countries میں Pregnent عورتیں ایک خاص ٹیسٹ کر سکتی ہیں کہ ان کا بچہ صحت مند ہے یا معذور ہے تو اس کے بعد وہ فیصلہ کر سکتی ہے کہ وہ بچہ کو رکھنا چاہتی ہے یا ابارشن کروانا چاہتی ہے. تو دین اس کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب:۔ اگر بچہ معذور بھی ہو اور ڈاکٹر ماں کے لئے بچے کو خطرہ سمجھیں تو ہر سٹیج پر ایسے بچے کو گرایا جاسکتا ہے. اگر ڈاکٹروں کا خیال ہو کہ معذور ہے یقینی طور پر پتہ نہ ہو اور بچہ جو پیٹ کے اندر ہے وہ اس عمر کو پہنچ چکا کہ اگر وہ پیدا ہو تو زندہ رہے گا تو اس صورت میں اس کا اسقاط جائز نہیں ہے۔ پھر اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ اسے ٹھیک رکھے اور جیسا بھی ہے۔ خدا کی دین ہے۔ صبر کرنا چاہئے اس پر۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ ہر روز ہم پر اتنی برکتیں نازل فرماتا ہے جیسے سانس لے سکتی ہیں کھانا کھا سکتی ہیں۔ پی سکتی ہیں۔ گھر دیتا ہے۔ ہم جتنا بھی اس کا شکریہ ادا کر سکیں کرتی ہیں لیکن پورا نہیں کر سکتی ہیں۔ تو کون سا طریقہ اچھا ہے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے کا؟

جواب:۔ یہ باتیں جو اتنی اچھی کی ہیں یہ خدا کا شکر ہی ہے۔ اسی طرح سوچا کریں اللہ تعالیٰ سے پیار کیا کریں اللہ میاں کو کہا کریں تو اتنا اچھا ہے تو نے ہم پر اتنا اتنا احسان کیا ہے۔ اور پھر یہ بھی دعا کیا کریں اللہ آگے بھی اپنے احسانات کرتا رہے اور ایسا ابتلا نہ ڈالے کہ ہم برداشت نہ کر سکیں۔

ایک دعا ہے اللھم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کہ اے اللہ تو ہی میری مدد فرما اپنا ذکر کرنے کے لئے اپنا شکر کرنے کے لئے اور بہترین خوبصورت عبادت کرنے کے لئے۔ یہ دعا مجھے بہت پسند ہے اور یہ اس سوال کا جواب ہے۔

سوال:۔ یہ سوال ایک حدیث کے بارہ میں ہے حضرت ابوھریرہؓ سے مروی ہے۔ کہ آدمی کے لئے نماز پڑھنے کے لئے سب سے پہلی صف سب سے اچھی ہوتی ہے اور سب سے آخری صف سب سے بری ہے۔ اور عورتوں کے لیے سب سے آخری صف سب سے اچھی ہوتی ہے اور سب سے پہلی صف سب سے بری ہوتی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے اور یہ بری صف کیا ہے؟

جواب:۔ بری کے لفظ کا ترجمہ غلط ہے۔ جو مرد پہلے نماز کے لئے آئیں وہ پہلی صف میں کھڑے ہونگے اور جو سب سے آخر پر آئیں وہ آخری صف میں کھڑے ہوتے ہیں تو ثواب کے لحاظ سے جو پہلے آجاتے ہیں ان کو ثواب زیادہ ملتا ہے مراد یہ ہے جو پچھلی صف میں سب سے آخر پہ ہوں ان کو سب سے نسبتاً کم ثواب ملتا ہے کیونکہ وہ بعد میں آتے ہیں عورتوں کے لئے حکم ہے۔ کہ وہ مردوں سے پیچھے کھڑی ہوا کریں تاکہ انکی حفاظت ہو ان کو رکوع و سجود میں مرد نہ دیکھ سکیں تو جو پہلی عورتیں آئیں گی تو وہ پیچھے سب سے آخر میں صف بنائیں گی اور پھر اس سے آگے بننی شروع ہوگی اس سے آگے یہاں تک کہ سب سے آخر پر جو عورتیں آئیں گی ان کی سب سے آگے صف بنتی ہے تو کتنا پیارا کلام ہے رسول اللہ ﷺ کا کہ جو سب سے آگے مرد ہوں ان کو زیادہ ثواب ہے جو سب سے پچھلی صف ہو اس کو سب سے کم اور عورتوں میں جو آخری صف ہے وہ پہلے آئی ہے اور پہلے والی بعد میں آئی ہے۔ اس لئے ان کو کم ثواب ملے گا۔

سوال:۔ کیا ہپناٹزم دماغ کو تبدیل کرتا ہے؟

جواب:۔ تبدیل ان معنوں میں کرتا ہے کہ جس کو ہپناٹزم کیا جائے اس کا دماغ ہپناٹزم کرنے والے کے تابع ہو جاتا ہے اور اس میں یہ کمزوری آجاتی ہے اور اس سے بہت سے لوگ ناجائز فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ پھر ہپناٹزم جو لوگوں سے تماشے کے لئے کرواتے ہیں اس میں اپنے آپ کو پیش نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ Will پاور میں کمی آجاتی ہے۔

سوال:۔ ایک دفعہ ایک آرٹیکل Times میں چھپا تھا۔
"Life in day of Hadhrat Mirza Tahir Ahmad"
میں یہ پڑھ کر حیران رہ گئی کہ آپ کتنا کام کرتے ہیں ایک دن میں۔ میرے لئے تو تھوڑا سا کام بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ کیا آپ مجھے مشورہ دے سکتے ہیں؟

جواب:۔ مشورہ یہ کہ میرے لئے تھوڑا کام مشکل ہو جاتا ہے۔ اگر کام زیادہ نہ ہو تو میں کام تلاش کرتا رہتا ہوں بہت مشکل پڑتی ہے پھر پڑھتا رہتا ہوں کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ تو عادت کی بات ہے جب کام کرنے کی عادت پڑ جائے تو کام نہ ہو تو عجیب لگتا ہے اس کے متعلق ایک دلچسپ

چھوٹی سی کہانی بھی ہے۔ کہانی کیا ہے وہ ایک واقعہ ہے۔ پرانے زمانے میں کنواں ہوتا تھا بیل آگے لگے ہوتے تھے پیچھے آدمی اس کے اوپر بیٹھا ہوا وہ بیل کو چلا رہا ہے تو اس کا جو شور ہوتا تھا۔ اس سے بیٹھنے والے کو ہلکی ہلکی نیند آجاتی تھی جب کھڑا ہوتا تھا اور شور ہٹ جاتا تھا تو پھر اس کی آنکھ کھل جاتی تھی یہ ابھی بھی ہوتا ہے اس طرح جب تک وہ بیل چلتا رہے اس وقت تک وہ آدمی زمیندار سویا رہتا ہے جب وہ کھڑا ہو جائے تو خاموشی سے اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ ورنہ شور سے آنکھ کھلنی چاہئے اور خاموشی سے بند ہونی چاہئے۔ جن کو کام کی عادت ہو ان کو جب کام نہ ہو تو ایک دم ایک خلا آجاتا ہے اس سے طبیعت گھبراتی ہے۔ تو اللہ فضل کرے تمہیں بڑے ہو کر کام کرنے کی عادت پڑے اتنا زیادہ نہ کرنا کہ مصیبت پڑ جائے مگر پھر بھی اچھا کام کرنے کی عادت ڈالو۔

حضور نے سوال پوچھنے والے بچے سے فرمایا آپ نے پڑھا تھا وہ مضمون اور کون سی باتیں اس میں آپ کو عجیب لگیں۔

بچے نے کہا۔ آپ دو بجے اٹھتے ہیں حضور نے فرمایا اس زمانے میں دو بجے اٹھا کرتا تھا لیکن اب میں نے نسبتاً نیند زیادہ کرلی ہے۔ اس لیے یہ بھی غلط فہمی دور ہو جانی چاہئے اس زمانے میں بہت کام کی عادت پڑ گئی تھی رات کو میرے لئے تین گھنٹے کی نیند بہت کافی ہوتی تھی۔ اب میں نے دیکھا ہے کہ اب مجھے خود احتیاط کرنی چاہئے I go Slow۔ اس زمانے میں مجھے اتنی فرصت نہیں ہوتی تھی کہ روزانہ نہا سکوں تو اس نے پوچھا آپ کتنی دفعہ نہاتے ہیں میں نے کہا جمعہ کو ایک دن تو لازم ہے سب پر اور اس کے علاوہ کوشش کرتا ہوں کہ جب بھی وقت ملے لیکن یہ پرانی بات تھی بعد میں مجھے ایک طریقہ آگیا میں نماز تہجد کے لئے جب اٹھتا ہوں تو اس سے پہلے نہا لیتا ہوں اور اس طرح مجھے روزانہ نہانے کا موقع مل جاتا ہے۔ دن کو اگر نہ بھی ملے تو رات کو مل جاتا ہے۔ لیکن جب بیمار ہو جاؤں مثلاً کھانسی ہو گئی تھی تو پھر صرف جمعہ والے دن۔ اس دن اگر بیمار ہوں تو تب بھی مجھے ضرور نہانا پڑتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم جو دیا ہے جمعہ والے دن نہاؤ اور ویسے اگر آپ کوشش کریں تو یہ سبق نہ لینا کہ کبھی کبھی نہانا ہے۔ روزانہ نہانا چاہئے۔ میں نے بتایا ہے نا طریقہ اگر دن کو وقت نہ ملے تو رات کو پہلے وقت میں نہانے کی عادت ڈال لینی چاہئے۔

سوال:۔ پردے میں نقاب کا طریقہ دین سے پہلے بھی کسی مذہب میں تھا یا یہ دین سے ہی شروع ہوا؟

جواب:۔ میرے خیال میں پردے کا رواج پہلے سے چلا آرہا ہے یہودی سسٹم میں بھی پردے کا رواج تھا اور عیسائیوں میں بھی رواج تھا چنانچہ ننیں بھی پردہ کیا کرتی تھیں۔ اور اب تک کوئین اپنے پر جو جالی سی پہنتی ہے وہ بھی پردے کا سسٹم ہے ایک تو پردے کا رواج غور کیا جائے تو مختلف قوموں میں ملتا ہے۔ لیکن دین نے اس پر ذرا زیادہ زور دیا ہے ان کے ہاں عام لوگ پردہ نہیں کرتے تھے بڑے لوگ پردہ کیا کرتے تھے۔ اور مذہبی لحاظ سے کسی کی کوئی بڑی پوزیشن ہو تو وہی کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے یہ رواج ہے ہر چھوٹے بڑے کو پردہ کرنا چاہئے۔ مگر اس کے کاموں میں روک نہیں بننا چاہئے۔ یہ بھی غلط فہمی مغرب میں پھیلی ہوئی ہے کہ پردے کا جو طریقہ ہے وہ عورتوں کے کاموں میں روک ڈال دیتا ہے یہ بالکل غلط ہے جو نرسز ہیں ان کو وہاں برقع پہن کے پردہ کر کے نرسنگ کی اجازت نہیں ہو سکتی ان کے کام میں دخل ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی جنگوں میں جو عورتیں مردوں کی نرسنگ کرتی تھیں وہ اسی طرح پھرتی تھیں وہ کہاں پردہ کر کے پھر سکتی تھیں اور بعض دفعہ ان کے کپڑے بھی اڑتے تھے ہوا سے مگر ان کو کھلی اجازت تھی کہ وہ بیماروں کو دیکھیں خیال کریں زخمیوں کی دیکھ بھال کریں ڈاکٹرز جو سرجن ہیں یا لیڈی ڈاکٹر ہیں ان کو مردوں کو بھی دیکھنا پڑتا ہے تو ان کے لئے کوئی ایسا پردہ نہیں اس قسم کا کام کرنے والی عورتیں کھیتوں میں کھانا لے کر جاتی ہیں پہلے زمانے میں بھی کام کرتی تھیں ان کو ایسے پردے کا کوئی حکم نہیں سارے اسلامی ملکوں میں جو کام کرنے والی عورتیں ہیں کام کرتی ہیں ہاتھ بٹاتی ہیں اور ایسا پردہ نہیں کرتیں تو یہ پردہ جو ہے حسب حالات اپنی شکل بدل لیتا ہے۔ اور بنیادی اصول یہ ہے کہ عورت کی ترقی کے رستے میں اس کے کاموں کے رستے میں پردہ حائل نہیں ہو سکے گا۔

سوال:۔ بچوں کو نیک کرنے کے لئے ایک بہت ضروری چیز ہے کہ ہم خود ایک نمونہ بن جاتی انکے لئے دعا کرتی ہیں لیکن بعض اوقات ہمیں پتہ چلتا ہے کہ نبیوں کے یا بہت نیک لوگوں کے بچے بھی رستے سے ہٹ جاتے ہیں تو ہمارے لئے یہ ایک خوف کا مقام ہوتا ہے کہ جب اتنے اچھے لوگوں کے بچے بھٹک جاتے ہیں تو ہمارا کیا بنے گا؟

جواب:۔ یہ بہت شاذ کے طور پر ہوتا ہے عام طور پر تو نیک لوگوں کے نیک بچے ہی ہوتے ہیں لیکن ان میں سے بعض دفعہ کوئی ایک بد ہو جاتا ہے جو دو بچوں کی مثالیں قرآن کریم میں آئی ہیں دراصل ان کی مائیں بد تھیں۔ مثلاً حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی ٹھیک نہیں تھی تو اس لئے وہ بچہ تباہ ہو گیا ہم نے بھی دیکھا ہے تجربہ کر کے بڑے بڑے نیک (رفقاء) ہیں انکی اولاد کئی جگہ خراب ہوئی ہے میں نے تو ایک دفعہ بہت تحقیق کی تھی اس کی کہ نیک مردوں کی اولاد کیوں خراب ہو رہی ہے تو پتہ چلا جن کی بیویاں بھی احمدی تھیں اور نیک تھیں انکی اولاد خدا کے فضل سے بہت اچھی رہی لیکن جن کی بیویاں احمدی نہیں تھیں اور اوپر اوپر سے خاوند کے ماتحت تھیں وہ بعد میں اپنے بچوں کے کان بھرا کرتی تھیں کہ دیکھ تمہارا باپ جو کچھ کماتا ہے وہ جماعت کو دے دیتا ہے بے چارا بچہ۔ اس کے لئے کچھ نہیں رہتا اور بڑی چالاکیوں سے اس کو کہا کرتی تھیں ایسی چیز کا مطالبہ کرو جس کی باپ کو توفیق نہیں تھی مجھے موٹر لے دو مجھے موٹر سائیکل لے دو مجھے فلاں چیز لے دو تو چندے دینے والا باپ ہے بعض بڑے مخلص ہوا کرتے تھے۔ وصیت کا چندہ بھی دیتے تھے۔ تو وہ معذرت کر دیا کرتے تھے تو پھر بیوی کان بھرتی تھی دیکھ لیا تم نے تمہارا باپ جو ہے یہ سارے پیسے باہر بھیج دیتا ہے تو میں نے صوبہ سرحد کا بھی دورہ کر کے ایسے خاندانوں کا پتہ کیا بنگلہ دیش کا بھی دورہ کیا اور وہاں ایسے خاندانوں کا پتہ کیا جو کسی مخلص کے بچے تھے۔ لیکن خراب ہو گئے تو ہر دفعہ اس سوال کا یہ جواب ملا کہ مائیں خراب تھیں مائیں باپ کے سامنے ٹھیک ٹھاک اور جب باپ چلا جاتا تھا کام پہ تو پیچھے مائیں بچوں کو خراب کرتی تھیں۔ یہ عمومی دستور ہے لیکن بعض دفعہ کسی نیک کا بچہ ویسے بھی خراب ہو سکتا ہے گندی صحبت میں پڑ جائے یہ بھی تو ہو جاتا ہے اس لئے دعا اور کوشش ضرور کرتے رہنا چاہئے۔

سوال:۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا ایک خواب ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرصہ ہوا دیکھا تھا کہ جرمن قوم کے دلوں پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے حضور فرماتے ہیں مجھے یقین ہے کہ بالآخر ایک دن یہ قوم ضرور دین قبول کرے گی۔ انشاء اللہ۔ کیا اس خواب کے جلد پورا ہونے کے کوئی آثار نظر آتے ہیں؟

جواب:۔ بڑی تیزی سے پوری ہو رہی ہے یورپ میں جس کثرت سے جرمن احمدی ہو رہے ہیں اور توجہ کر رہے ہیں یورپ کے اور کسی ملک میں ایسا نہیں اور جو ہوتے ہیں بڑے مخلص ہوتے ہیں اللہ کے فضل سے اب آپ خود جرمن ہیں تو دیکھیں آپ کے دل کی حالت اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو دکھا دی تو مجھے امید ہے کہ جرمن قوم بڑی مخلص اور فدائی قوم ہے۔ سچی ہے صاف گو ہے ان میں چالبازیاں نہیں ہیں اس لئے جرمن قوم کے دن پھریں گے اور پھر رہے ہیں اب آگے جا کے انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی سے جرمن قوم کی توجہ احمدیت کی طرف ہو گی۔

سوال:۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور ان کے فرشتے ان پر برکت ڈالتے ہیں جو صف کے دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں تو اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب:۔

یہ جو ہے دائیں طرف کھڑا ہونا اس کے صرف اتنے معنی ہیں اس کے کہ مردوں کو ہدایت ہے کہ جب وہ پہلے آئیں تو امام کے دائیں طرف کھڑے ہوں اگر ایک ہی آدمی (مرد) ہو تو اس کے دائیں طرف ہوتا ہے اور اگر دوسرا آئے تو پھر وہ دائیں طرف تیسرا آئے تو پھر پوری صف بن جاتی ہے۔ تو صرف اتنا مقصد ہے۔

سوال:۔ درود شریف سجدے میں پڑھ سکتے ہیں؟

جواب:۔ میرا خیال ہے کہیں نہیں آتا کہ درود شریف سجدے میں پڑھا جائے۔ سجدے سے اٹھ کے جو درود شریف شروع ہوتا ہے تو یہی حکمت ہے کہ سجدے میں سب سے زیادہ سبحان ربی الاعلیٰ پر زور ہونا چاہئے یعنی اللہ کی بلندی سربلندی و عظمت ہو نہ قرآن کریم کی آیتیں پڑھنی چاہئیں اور نہ درود شریف۔ بے خیالی میں کئی دفعہ بے اختیار نکل جائے تو الگ مسئلہ ہے۔ مگر جب آپ بیٹھ جاتے ہیں سجدے کے بعد تو وہاں درود شریف شروع ہو جاتا ہے جو کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے کیا ہے اسی میں حکمت ہوتی ہے وہی کرنا چاہئے۔

سوال:۔ جولائی 1995ء کے Review of Religions میں سوال و جواب کا ایک Article شائع ہوا ہے تو اس آرٹیکل میں آپ نے ذکر کیا

ایک حدیث کا اور اس حدیث میں لکھا ہے کہ جو بچے مرجاتے ہیں وہ معصوم ہوتے ہیں ان بچوں کی طرف حضرت ابراھیم کو مبعوث کیا جائے گا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب:۔ یہ روایت اس طرح ہے کہ چھوٹے بچے جو معصوم مرجاتے ہیں اور ان کی پوری تربیت نہیں ہوتی بڑے ہو کر بالغ ہو کر لوگوں کو موقعہ مل جاتا ہے وہ قربانیاں دیتے ہیں بہت سے کام ایسے کرتے ہیں جو چھوٹے بچے نہیں کرسکتے مگر چھوٹے بچے مرجائیں تو بعض دفعہ روزہ بھی نہیں رکھا ہوتا نماز بھی نہیں پڑھی ہوتی تو ان کو اللہ تعالیٰ معصوم سمجھتا تو ہے لیکن ان کی روحانی تربیت کے لئے دوسری دنیا میں انتظام ہے اور حدیث میں یہ آتا ہے کہ حضرت ابراھیم کے سپرد بچوں کی روحانی تربیت کی گئی ہے کوئی نہ کوئی تو فرشتہ وہاں کام کرتا ہوگا تو حضرت ابراھیم وہ فرشتہ ہیں جو بچوں کی تربیت کریں گے تو یہ حدیث اسی طرح ہی ہے بالکل ٹھیک ہے اور عقل بھی کہتی ہے کہ جن بچوں کو یہاں نیکیوں کی توفیق ہی بے چاروں کو نہیں ملی ان کی روح Develop نہیں ہوئی ہوگی پوری طرح تو وہاں تربیت کر کے باقی Development ہو جائے گی۔

سوال:۔ یہ ہم کس طرح تصور کرسکتے ہیں وہاں حضرت ابراھیم علیہ السلام کس طرح ہونگے اور تربیت کریں گے بچوں کو اکٹھا کریں گے اور ان کی تربیت کریں گے؟

جواب:۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب تمثیلات ہوتی ہیں جب لفظی ترجمہ ان کا کیا جائے تو دماغ کنفیوز ہو جاتا ہے۔ حضرت ابراھیم علیہ السلام بچوں کی تربیت کے لحاظ سے نبیوں میں ایک بڑا مقام رکھتے ہیں اتنا عظیم مقام کہ آپ نے آئندہ نسلوں کے لئے جو دعائیں کی ہوئی ہیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی بے انتہا دعائیں کی ہوئی ہیں کہ اللہ ان میں سے ایسا نبی پیدا فرمائے تو بچوں کی تربیت کے لحاظ سے حضرت ابراھیم علیہ السلام سے بہتر آدمی کوئی نہیں تلاش کیا جاسکتا تو معلوم یہ ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد تو حضرت ابراھیم علیہ السلام بھی سو چکے ہوں گے سارے سو چکے ہوتے ہیں عالم برزخ میں اور قیامت کے دن پھر اٹھیں گے تو اس وقت ان بچوں کو بھی جنتیوں میں اٹھایا جائے گا پھر ان کو ابراھیم علیہ السلام کے سپرد کیا جائے گا۔ میں تو اس سے یہی مطلب سمجھتا ہوں۔

محمود مجیب اصغر صاحب انجینئر

رئیس حاجی عبدالرحمٰن خان ڈاہری

پاکستان کے صوبہ سندھ کے ایک مشہور ومعروف خادم دین احمدی بزرگ "رئیس عبدالرحمٰن ڈاہری" کا 29 دسمبر 2000ء (عیدالفطر سے ایک دن پہلے) انتقال ہوا۔ وفات سے قبل وہ چند سال صاحب فراش رہے اور بالآخر عزیز اور علیم خدا کی جاری کردہ تقدیر کے مطابق اس دنیا سے ناطہ توڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔

اس عاجز کی سروس کے دوران کئی جگہ ٹرانسفر ہوتی رہی ہے اس وقت یہ عاجز ایک یوگوسلاوین فرم انرگوانوسٹ (Energoinvest) میں انجینئر تھا جب واپڈا کے ایک پراجیکٹ کی کنسٹرکشن کے سلسلہ میں سندھ میں کام کرنے کا موقع ملا۔ بالخصوص جب کہ عاجز کا قیام نواب شاہ میں تھا۔ اس وقت نواب شاہ کے امیر ضلع محترم حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری تھے۔ کسی حد تک ان کو عاجز پہلے ہی جانتا تھا لیکن ان دنوں بالخصوص انہیں ملنے دیکھنے اور سننے کا موقع ملا نواب شاہ کے سب احمدی ان کی خوبیوں کے بیان میں رطب اللسان رہتے تھے بعض باتیں سننے اور مشاہدہ کرنے کا عاجز کو بذات خود موقع ملا۔ جماعت کے دوستوں اور ان کے اپنے ایک بھائی نے خاکسار کو بتایا کہ ان کے والد علاقے کے ایک بہت بڑے زمیندار (وڈیرے) تھے اور ایک احمدی پٹواری کے ذریعے معجزانہ طور پر ایک ہی نشست میں احمدی ہو گئے اور ان کے ذریعے حضرت خلیفہ ثانی کی خدمت اقدس میں پوسٹ کارڈ لکھوایا۔ حضور نے بھی فوراً بیعت قبول کر کے بیعت کی منظوری دے دی۔ اس وقت حاجی عبدالرحمٰن ڈاہری سکول کے طالب علم تھے اور ان کے والد صاحب کے نام روزنامہ الفضل جاری ہونے پر انہیں الفضل پڑھ کر سنایا کرتے تھے۔ یہی "الفضل" اخبار ان کی تربیت اور ان کی صلاحیتوں کی نشوونما اور خدمت دین کا جذبہ ابھارنے پر منتج ہوا۔ اور ان کی انتظامی صلاحیتوں اور نیکی اور تقویٰ کے باعث انہیں سالہا سال تک سندھ (اور بلوچستان) کے بعض علاقوں پر نگران اور امیر کے طور پر خدمت کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے مرکز میں بھی ایک گھر تعمیر کیا اور اپنی اہلیہ اور بچوں کو تربیت کے لئے ربوہ لا بسایا اور خود اکثر ربوہ چکر لگاتے رہتے تھے۔

خلافت کے ساتھ ان کا مضبوط تعلق تھا یہاں تک کہ ایک وقت میں سنا گیا کہ حضرت مصلح موعود نے کسی موقع پر فرمایا کہ جب تہجد میں حضور جماعت کے افراد کے لئے نام بنام دعا کرتے ہیں تو سب سے پہلے حضور کے تخیل میں حاجی عبدالرحمٰن صاحب کا نام آتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث انہیں اکثر اپنی زمینوں پر لے جاتے تھے اور ان سے زرعی مشورے لیا کرتے تھے۔ ان کی زبردست خواہش اور کوشش تھی کہ ان کے بھائیوں اور دیگر افراد خاندان کا ذاتی تعلق بھی خلیفہ وقت سے پیدا ہو جائے چنانچہ وہ بعض اوقات اپنے بھائیوں میں سے بھی کسی کو اپنے ہمراہ حضور کے پاس لے جاتے اور انہیں بھی حضور کے ساتھ زمینوں پر جانے کا اتفاق ہوتا۔ ان ہی کی کوشش تحریک اور خواہش کے مطابق ان کے بعض بھائیوں کے رشتے خلیفۃ المسیح کی معرفت جماعت کے نہایت معزز خاندانوں میں ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت کے لئے انہوں نے بعض نہایت قابل اعتماد ڈرائیور اور پہرے دار بھی فراہم کئے چنانچہ رحمت ڈرائیور جو لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی موٹر چلاتا رہا اور دو سال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ بھی رہا اور بعد میں صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی کے ساتھ ڈیوٹی دیتا رہا محترم حاجی عبدالرحمٰن ڈاہری نے ہی فراہم کیا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ان کے قریبی للّٰہی تعلق کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ چند سال قبل ایک اردو کلاس میں حضور نے ان کا نہایت محبت سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ وہ بیمار ہیں اور ان کی صحت کے لئے دعا کی تحریک بھی فرمائی۔

نواب شاہ میں قیام کے دوران عاجز کو چند بار ان کے گاؤں رحمٰن آباد (باندھی) ضلع نواب شاہ ان کے پاس جانے کا اتفاق ہوا۔ عاجز نے ان کے دستر خوان پر ہمیشہ چالیس پچاس مہمانوں کو پایا۔ اپنے ہاتھوں سے اپنے مہمانوں کی ضیافت کیا کرتے تھے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا تھا۔ اصلاح وارشاد کے تحت جلسہ سالانہ اکثر وہیں ہوا کرتا تھا اور مرکز سے بڑے بڑے علماء وہاں تشریف لے جا کر تقاریر فرمایا کرتے تھے خاکسار کو بھی 1974ء کے جلسہ سالانہ پر ان کے پروگرام میں شامل ہونے کا موقع ملا اور ایک اجلاس میں تلاوت کا موقع بھی ملا۔ ان کی استعدادوں اور اثر ورسوخ کو دیکھ کر بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر یہ احمدی نہ ہوتے تو "جتوئی" کے لیول کے سیاست دان ہوتے لیکن انہوں نے دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھا اور سیاست سے دور رہے۔

بہت اچھی شخصیت کے مالک تھے اور وجیہہ اور بارعب وجود تھے۔ انہوں نے تین شادیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اولاد عطا فرمائی۔ ایک بار عاجز ان کے پاس مربی ضلع اور قائد علاقہ کے ساتھ گیا۔ ان دنوں وہ ایک ہوسٹل نما بلڈنگ تعمیر کروا رہے تھے۔ جس میں مچھلیوں کا تالاب بھی تھا۔ ہر کمرے کے ساتھ ایک ملحق باتھ روم تھا۔ خاکسار نے استفسار کیا تو کہنے لگے کہ میرے بہت سارے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب وہ میرے پاس آئیں تو ہر بچے کو کم از کم ایک ایک کمرہ اور باتھ روم تو میسر آسکے جہاں وہ سہولت کے ساتھ رہ سکیں۔ چنانچہ ان کے ایک صاحبزادے نے ان کی وفات کے بعد بتایا کہ وہ دومنزلہ (ہوسٹل نما) بلڈنگ مکمل بنی ہوئی ہے لیکن انہیں اس پس منظر کا علم نہیں تھا۔

ان کے ایک بھائی (رئیس عبداللہ خان ڈاہری) بھی چند سال نواب شاہ ضلع کے امیر کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ اسی طرح ان کے ایک اور بھائی (رئیس پروفیسر عبدالقادر ڈاہری) کو قرآن کریم کے سندھی زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی انہوں نے اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت پر بہت زور دیا اور بعض بچوں کو چیف کالج لاہور میں داخل کروایا۔۔

حاجی عبدالرحمٰن صاحب ڈاہری کی وفات کے جلدی ہی بعد ان کا ایک بیٹا (جو غالباً بیٹوں میں سب سے بڑا تھا) ربوہ میں ایک ٹریفک کے حادثے میں جاں بحق ہوا۔ اپنے (دارالصدر شمالی) گھر سے سرگودھا روڈ پر اپنے ایک دوست (اور خادم) کے ساتھ کار پر نکلے اور سامنے آنے سے ٹرک کے ساتھ ٹکر لگ جانے سے کار بھی Smash ہو گئی اور دونوں نوجوان بھی۔ بہت تکلیف دہ اور افسوسناک حادثہ تھا۔ اللہ رحم کرے اور حاجی صاحب کے خاندان کے افراد کو آئندہ غموں سے بچائے ان کے اجر کو باقی رکھے اور ان کے بعد کسی قسم کے فتنے میں انہیں مبتلا نہ کرے۔ آمین۔

عزیز اتنا ہی رکھو کہ جی سنبھل جائے
اب اس قدر بھی نہ چاہو کہ دم نکل جائے
ملے ہیں یوں تو بہت آؤ اب ملیں یوں بھی
کہ روح گرمئ انفاس سے پگھل جائے
محبتوں میں عجب ہے دلوں کو دھڑکا سا
کہ جانے کون کہاں راستہ بدل جائے
زہے وہ دل جو تمنائے تازہ تر میں رہے
خوشا وہ عمر جو خوابوں ہی میں بہل جائے
میں وہ چراغ سر رہ گزار دنیا ہوں
جو اپنی ذات کی تنہائیوں میں جل جائے

(عبیداللہ علیم)

کانگرو (Kangaroo)

ایک عجیب الخلقت جانور

طاہر احمد نسیم صاحب

کانگرو آسٹریلیا کا عجیب و غریب شکل وعادات کا جانور ہے- جسم پر فر Fur والی کھال ہے- اس جانور کی پچھلی ٹانگیں اگلی ٹانگوں کی نسبت کئی گنا لمبی ہوتی ہیں- اگلی دونوں ٹانگیں بالکل سیدھی جب کے پچھلی دونوں ٹانگیں خرگوش یا مینڈک کی ٹانگوں کی طرح درمیان میں سے آگے کی طرف مڑی ہوئی ہوتی ہیں- یہ پچھلی ٹانگیں ہی دراصل اس کی مضبوط اور طاقتور ٹانگیں ہیں جن کی مدد سے یہ خرگوش اور مینڈک کی طرح پھدک پھدک کر بھاگتا ہے- فرق یہ ہے کہ خرگوش اور مینڈک تو پھدکتے وقت چاروں ٹانگیں استعمال کرتے ہیں لیکن کانگرو پچھلی ٹانگوں پر کھڑا ہو کر جست لگاتا ہوا بھاگتا ہے- اور راستہ میں 6 فٹ اونچی رکاوٹ کو آسانی سے پھلانگتا ہوا 40 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے فاصلہ طے کر سکتا ہے- اس جانور کی دوسری خصوصیت جو اس کو اور جانوروں سے بالکل مختلف بنادیتی ہے اس کی مادہ کا اپنے بچے کو پیٹ کے نچلے حصہ میں بنی ہوئی تھیلی میں رکھ کر پالنا ہے- کانگرو کی جسامت اور قد کاٹھ کے لحاظ سے کئی اقسام ہیں- بڑے سائز کا سرخی مائل اور سلیٹی رنگت کا نر کانگرو 7 فٹ اونچا اور 150 پونڈ وزن کا ہو سکتا ہے جب کہ مادہ کا سائز اس سے کافی چھوٹا ہوتا ہے- لیکن اتنے بڑے جسم کے جانور کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو وہ صرف ایک انچ لمبا ہوتا ہے اور اس کی آنکھیں - کان اور پچھلی ٹانگیں ابھی بنی نہیں ہوتیں اس کے برعکس ڈولفن اور وھیل کا بچہ اپنی ماں کے سائز کا تیسرا حصہ جتنا بڑا ہوتا ہے- پیدا ہوتے ہی یہ کیڑا نما بچہ رینگ کر اپنی ماں کے پیٹ کے نیچے لگی ہوئی تھیلی میں جاگھستا ہے اور ایک تھن کو اپنے منہ میں پکڑ کر ہمیشہ کے لئے وہیں چمٹ جاتا ہے- 6 ماہ تک دودھ پر پلنے کے ساتھ اس کا جسم مکمل ہو جاتا ہے تو وہ پہلی بار تھیلی سے باہر زمین پر آتا ہے لیکن خطرہ کی بو پاتے ہی بھاگ کر پھر تھیلی میں جا گھستا ہے- تقریباً آٹھ ماہ کے بعد وہ مستقل طور پر تھیلی سے باہر آجاتا ہے اور اپنی الگ سے زندگی گزارنے لگتا ہے- سوائے خرگوش کے سائز کے ایک کانگرو کی نسل کے جس کو Musk Rat کانگرو کہا جاتا ہے اور جو کیڑے مکوڑے کھاتا ہے- باقی سب کانگرو سبزہ خور ہوتے ہیں- اگرچہ کانگرو آسٹریلیا کے علاوہ نیوگنی اور چند قریب کے جزائر پر بھی پائے جاتے ہیں اور ان کی جسامت اور سائز کے لحاظ سے 40 کے قریب اقسام ہیں تاہم آسٹریلیا کا کانگرو سب سے بڑا اور سب سے زیادہ مشہور ہے- ایک اور عجیب خاصیت اس جانور کی یہ ہے کہ مادہ کانگرو حاملہ ہونے کے صرف ایک ماہ بعد بچہ دیتی ہے لیکن عجیب در عجیب بات یہ ہے کہ عموماً بچے کی پیدائش کے چند دن کے بعد دوبارہ حاملہ ہو جانے کے باوجود وہ ایک ماہ کے بعد بچہ نہیں دیتی بلکہ اپنی تھیلی میں موجود بچے کے مکمل ہو جانے اور آٹھ ماہ کی عمر کا ہو کر تھیلی سے ہمیشہ کے لئے نکل جانے کا انتظار کرتی ہے اور اس کے نکل جانے کے ساتھ ہی اسی دن بچہ دے دیتی ہے یعنی بچہ دینا اس کے اپنے اختیار میں ہے- اور اس کے چند دن کے بعد پھر نئے بچے کا پہلے والا سائیکل شروع ہو جاتا ہے- کانگرو کی پچھلی ٹانگوں کی طرح اس کی دم بھی جسم کے تناسب سے بہت لمبی اور مضبوط ہوتی ہے- جب یہ پچھلی ٹانگوں پر سیدھا کھڑا ہوتا ہے تو اگرچہ اس کی ان ٹانگوں کا اگلا مڑا ہوا حصہ جس میں انسانی ٹخنے جیسا جوڑ ہوتا ہے ایک بڑا سا پاؤں بن جاتا ہے جس پر یہ کھڑا ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اسکی مضبوط دم زمین پر ٹک کر اس کو سہارا فراہم کرتی ہے- بھاگتے ہوئے چونکہ یہ دونوں پچھلی ٹانگوں کو بیک وقت اٹھا کر جست بھرتا ہے اس لئے اسکی لمبی دم پیچھے کی طرف سیدھی اکڑ کر اس کو اپنا توازن قائم رکھنے میں مدد دیتی ہے-

کانگرو کی اقسام

بڑے سائز کے کانگرو کی پانچ قسمیں ہیں-

Antelope-1

Eastern Gray-2

Western Gray-3

Red-4

Wallaroo-5

ان تمام اقسام کو Great Kangaroos کے نام سے پکارا جاتا ہے اور یہ تمام کی تمام صرف آسٹریلیا میں پائی جاتی ہیں- ان سے بعض چھوٹی اقسام نیوگنی اور اس کے آس پاس کے جزائر میں ملتی ہیں- کانگرو کا سر ہرن کی طرح چھوٹے سائز کا اور لمبوترا ہوتا ہے جس کے اوپر بڑے بڑے سیدھے کھڑے ہوئے کان ہوتے ہیں جن کو یہ سامنے یا پیچھے کسی بھی سمت میں گھما سکتا ہے- اس کی کھال مختلف رنگوں کی فر (Fur) سے مزین ہوتی ہے جو ملبوسات وغیرہ میں استعمال ہوتی ہے- عام طور پر یہ بھورے- سلیٹی اور سرخی مائل رنگ کی ہوتی ہے مختلف نسلوں کے کانگرو آسٹریلیا کے الگ الگ مختلف حصوں میں پائے جاتے ہیں- مثلاً Antelope شمالی آسٹریلیا کے میدانی علاقوں میں- Gray جنگلات اور گھنے درختوں والے علاقوں میں- Red وسطی آسٹریلیا کے صحرائی اور خشک گھاس والے علاقوں میں اور Wallaroo خشک پتھریلے اور پہاڑی علاقوں میں ملتے ہیں- کانگرو کی اوسط عمر 6 تا 8 سال ہے- مادہ تو مجبوراً اپنے بچے کے ساتھ رہتی ہے وگرنہ کانگرو اکثر اکیلے اکیلے زندگی بسر کرتے ہیں سوائے خشک موسم میں جب خوراک اور پانی کی کمی ہو جاتی ہے- ایسے وقت میں یہ سینکڑوں کی تعداد میں اکٹھے بھی دیکھے جاسکتے ہیں- عموماً کانگرو دن کے وقت آرام کرتے ہیں اور رات کو خوراک کی تلاش میں نکلتے ہیں اگرچہ ٹھنڈے موسم میں یہ دن کے وقت بھی خوراک کے حصول کے لئے نکل آتے ہیں- خشک سالی کے اوقات کے علاوہ کانگرو سال کے کسی بھی وقت بچے دے سکتے ہیں-

کانگرو چوہا

خدا تعالیٰ کی تخلیق اپنی تمام تر جدت کے ساتھ ہر طرف پھیلی ہوئی نظر آتی ہے- جیسی جیسی جانوروں کی شکل وصورت میں جدت نظر آتی ہے اسی طرح کی جدت آگے ان کے طور طریقوں اور صلاحیتوں میں بھی نظر آتی ہے- ڈیڑھ فٹ گولائی کی مضبوطی سے باہم جڑی ہوئی سیپی کی دو تہوں کو ان کے اندر موجود کیڑے کو باہر نکال کر اپنی غذا بنانے کے لئے کھولنے کے مختلف طریقے مختلف جانوروں کے پاس موجود ہیں- سمندری عقاب اس کو چوڑے رخ پر اپنی مضبوط چونچ میں پکڑ کر عین اس کی دونوں تہوں کے درمیان کے جوڑ میں چونچ کے سرے کو تھوڑا سا داخل کر کے لیور کے ساتھ یوں کھول دے گا جس طرح ہم پیچ کس کی نوک سے ڈبہ کے ڈھکنے کے کنارے سے نیچے ڈال کر لیور کے ساتھ اوپر کو کھول لیتے ہیں جب کہ ایک اور جانور Salamander اس کو توڑنے کے لئے اپنے سر سے اوپر لے جا کر زور سے کسی پتھر پر پٹخ دے گا اور اگر ایک بار میں نہیں ٹوٹے گی تو بار بار یہی عمل دوہرائے گا- اس کے برعکس بڑے سائز کا بندر اسے منہ میں ڈال کر کناروں کو اپنے دانتوں سے مختلف جگہوں سے چبائے گا- کسی جگہ سے اچانک اس کا کوئی دانت جوڑ میں داخل ہو کر اسے کھول دے گا-

ایک اور جانور جو دراصل کانگرو نہیں ہے اور کانگرو کے اصلی وطن آسٹریلیا یا اس کے آس پاس کے جزائر میں بھی نہیں رہتا- لیکن کانگرو سے حیرت انگیز طور پر ملتا ہے- جنوب مغربی امریکہ اور میکسیکو کے صحرائی علاقے میں پایا جاتا ہے- اسے کانگرو Rat کہا جاتا ہے کیونکہ یہ سائز میں صرف 15 انچ لمبا ہے جس میں 8 انچ کی مضبوط اور لمبی دم بھی شامل ہے- اسکی بھی پچھلی ٹانگیں کانگرو کی طرح اگلی ٹانگوں کی نسبت بہت لمبی اور مضبوط ہیں اور کانگرو کی طرح ہی سے یہ ان پچھلی ٹانگوں پر پھدکتا ہے البتہ اس کا سر اور آنکھیں کانگرو کی نسبت سے زیادہ بڑی ہیں اور یہ رات کے اندھیرے میں بھی بخوبی دیکھ سکتا ہے- اسکی کھال بھی (Fur) فردار ہے لیکن فر کا رنگ جسم کے اوپر کے حصہ پر زرد اور بھورا ہوتا ہے اور نچلے حصہ پر سفید - یہ بھی دن کو کانگرو کی طرح اپنے بل میں آرام کرتا ہے اور رات کے وقت سبزہ کی خوراک کی تلاش میں باہر نکلتا ہے- کانگرو تو پیٹ کے نیچے واقع تھیلی اپنے بچے کو پالنے کیلئے استعمال کرتا ہے لیکن کانگرو چوہا پیٹ کی بجائے اپنے رخساروں کے باہر کی جانب ایک تھیلی رکھتا ہے جس میں وہ اپنے سامنے کے دانتوں کی مدد سے غذا بھر لیتا ہے اور اسے اپنے ساتھ بل میں لے جاتا ہے- ایک عجیب وغریب بات یہ ہے کہ کانگرو چوہا اپنے ایک رشتہ دار جیبی چوہا (Pocket Mouse) کی طرح کبھی پانی نہیں پیتا بلکہ جو سبزہ یہ کھاتا ہے اس میں موجود نمی ہی اس کی پانی کی ضرورت کے لئے کفایت کر جاتی ہے جس طرح Lung Fish مچھلی ہوتے ہوئے اور پانی میں رہتے ہوئے بھی باقی تمام مچھلیوں کی طرح پانی میں سانس نہیں لے سکتی- اسے بار بار سانس لینے کے لئے اوپر سطح آب پر آنا پڑتا ہے اور اگر اسے پکڑ کر کچھ دیر پانی میں ڈبوئے رکھیں تو وہ خشکی کے جانور کی طرح سانس گھٹ کر مر جائے گی اور جس طرح سمندر کی نچلی گہرائیوں میں پانی کے شدید دباؤ کے علاقے میں رہنے والی مخلوق کو اسی کے ماحول کے مطابق جسمانی نظام دیا گیا ہے اور اگر ان کو پانی کے کم دباؤ والی اوپر کی سطح کے قریب لایا جائے تو وہ اسی طرح سے مر جاتی ہے جس طرح سے کم دباؤ میں رہنے والی مخلوق زیادہ دباؤ میں لے جانے سے مر جاتی ہے- اسی طرح بعض جانور ایسے بھی ہیں جو زندگی کے لئے ناگزیر پانی جیسی چیز اپنی خوراک سے ہی حاصل کر لیتے ہیں اور انہیں پانی پینے کی ضرورت نہیں ہوتی- یہ سب خدا تعالیٰ کی تخلیق کے مختلف جلوے ہیں کہ کس طرح ایک ہی مقصد کو مختلف طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے-

اطلاعات و اعلانات

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درد مندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کرکے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی (سیلف سپورٹنگ ایوننگ پروگرام) نے ایم-ایس-سی کیمسٹری میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے جنگ 2-10-2001

یونیورسٹی آف دی پنجاب نے سیلف سپورٹنگ کی بنیاد پر مندرجہ ذیل ماسٹر پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے (انگلش ماس کمیونیکیشن، فائن آرٹس، اردو، لائبریری اینڈ انفارمیشن سائنس، پولیٹکل سائنس، سپیشل ایجوکیشن، سوشل ورک، اسلامک سٹڈیز، فزکس اکنامکس، زوالوجی، اپلائیڈ سائیکالوجی، کیمسٹری)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے ڈان 29-9-2001

کنیرڈ کالج فار ویمن لاہور نے بی-اے (آنرز) کمپیوٹر سائنس اینڈ بزنس میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 اکتوبر 2001ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے ڈان 30-9-2001

فیڈرل پبلک سروس کمیشن نے 17 گریڈ میں بھرتی کے لئے مقابلے کے امتحان کا اعلان کیا ہے امتحان 24 دسمبر 2001ء کو ہوگا داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 اکتوبر 2001ء ہے

مزید معلومات کے لئے ڈان 30-9-2001

قائداعظم لاء کالج لاہور نے L.L.B میں داخلے کا اعلان کر دیا ہے

مزید معلومات کے لئے جنگ 2-9-2001

تقریب نکاح و شادی

مکرم محمد طارق سجاد صاحب نائب ناظم انصاراللہ ضلع کراچی کا نکاح ہمراہ محترمہ روبینہ کوثر صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (مرحوم) ماڈل کالونی کراچی مورخہ 4-اکتوبر 2001ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں ہوا۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے 2 لاکھ روپیہ حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا۔ بعدازاں اسی روز شام کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اگلے روز مورخہ 5 اکتوبر 2001ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر پہلو سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

گلشن احمد نرسری کی خدمات کا وسیع دائرہ

گلشن احمد نرسری آپ کی ہر قسم کی بہترین خدمت کے لئے حاضر ہے۔

1- ولایتی پھولوں کی پنیریاں
2- پھولوں کی خوشبودار جھاڑیاں
3- سبزیوں کے بیج
4- پھلدار پودے
5- فینسی خالی گملے
6- سجاوٹی باسکٹ مع پودے اور لٹکانے کے آلات
7- گھروں میں سپرے اور دیگر ادویات، کھاد
8- گارڈن کی سجاوٹ کے لئے تجربہ کار آدمی
9- نرسری کے تمام آلات مثلاً کسی، رمبا، کھرپہ، درانتی

مندرجہ بالا تمام چیزیں اور خدمات رعایتی نرخوں پر میسر ہیں۔ نرسری آپ کی خدمت کے لئے صبح 7 بجے سے رات 8 بجے تک کھلی رہتی ہے۔ (نگران گلشن احمد نرسری)

اب وصولی کا وقت ہے

تحریک جدید کا سال 31 اکتوبر کو اختتام پذیر ہوگا جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اب وصولی کو جلد از جلد مکمل بنائیں اور اولین فرصت میں رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ عہدیدار حضرات کو حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ارشاد پیش نظر رکھنا چاہئے۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب ہوتا ہے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ہر قسم کے سردرد کیلئے مفید ترین دوا
سردرد GHP-372/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیوپیتھک ربوہ فون 212399

ایم ٹی اے کی ڈیجیٹل نشریات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی نشریات مورخہ 13 مارچ 2001ء سے ایشیا کے لئے ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) پر شروع ہو چکی ہیں۔ موجودہ اینالاگ Analog سسٹم دسمبر 2001ء تک نئے سسٹم کے متوازی کام کرتا رہے گا۔

اس لئے اب احباب کے پاس نئے سسٹم میں جانے کے لئے تھوڑا عرصہ رہ گیا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنے اینالاگ سسٹم کو ڈیجیٹل سسٹم سے تبدیل فرما لیں۔

ڈیجیٹل فارمیٹ (Digitalformat) کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

MTA International (Digital)

Sattelite: **Asia Sat-2 100.5Deg.East.**

LNB : **C Band**

Transponder: **1-A**

Down Link Frequency:

36.60 GHz/3660MHz

Local Frequency: **05150**

Polarity : **Vertical**

Symbolrate: **27500**

PID : **Auto**

(for receivers having h facility of auto setting of PID)

PID setting if data is fed manually:

Video PID 0514 Audio PID 0652 PCR 8190

FEC: **3/4**

Dish Size: **2Meters/6-Feet (Solid)**

جو احباب نیا سسٹم لگوانا چاہتے ہیں وہ ڈیجیٹل سسٹم ہی خریدیں۔ اور جو احباب اینالاگ سسٹم استعمال کر رہے ہیں ان کو صرف ڈیجیٹل ریسیور ہی خریدنا پڑے گا۔ جبکہ ڈش اور C-Band LNB اینالاگ سسٹم والی ہی کام آ جائے گی۔

ایم ٹی اے پاکستان کے تجربہ کے مطابق Echostar DSB-1100 سیٹلائٹ ریسیور کافی بہتر ہے۔ تاہم احباب اپنی سہولت اور توفیق کے مطابق مقامی مارکیٹ اور اپنے الیکٹرانکس ڈیلر سے مشورہ کرنے کے بعد ریسیور خریدیں۔ سیٹلائٹ ریسیور کو ٹیون (Tune) کرنا قدرے مشکل ہے لیکن اس بارے میں جملہ معلومات ریسیور کے ساتھ ملنے والے مینوئل میں درج ہوتی ہیں۔ اگر اس کے باوجود بھی کوئی مسئلہ ہو تو جس ڈیلر سے ریسیور خریدا ہے اس سے رابطہ کریں اگر پھر بھی کوئی مشکل پیش آئے تو ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے رابطہ کریں یہ دفتر صبح 00-7 بجے سے رات 00-10 بجے تک کھلا رہتا ہے۔

ہمارے فون نمبر 212630 -212281 -04524 ہیں۔

ایشیا سیٹ 2 پر ایم ٹی اے کی نشریات 6 فٹ Solid اور آٹھ فٹ جالی کی ڈش پر بالکل صاف نظر آتی ہیں۔ جن احباب نے اپنی ڈش کی LNB سے اپنے ہمسایوں یا دوستوں کو کنکشن دیئے ہوئے ہیں اگر وہ C Band LNB استعمال کر رہے ہیں جس پر Polarizer نہیں لگا ہوا تو وہ بدستور کنکشن دے سکتے ہیں جبکہ ڈیجیٹل یا F-LNB استعمال کرنے والے احباب ڈیجیٹل ریسیور سے ایسا کنکشن نہ دے سکیں گے۔

اس بارے میں اگر مزید کوئی بات جاننا چاہتے ہوں تو براہ کرم بلا جھجک ایم ٹی اے پاکستان کے دفتر سے اوپر دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کریں۔

(سید عبدالحئی ناظر اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

خبریں

☆ ہفتہ 7-اکتوبر- غروب آفتاب: 5-50
☆ اتوار 8-اکتوبر- طلوع فجر: 4-42
☆ اتوار 8-اکتوبر- طلوع آفتاب: 6-03

پرویز مشرف اور ٹونی بلیئر کی ملاقات برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے اسلام آباد پہنچنے کے فوری بعد صدر جنرل پرویز مشرف سے تفصیلی ملاقات کی۔ جس کے بعد دونوں رہنماؤں نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس موقع پر ٹونی بلیئر نے کہا کہ اگر طالبان اسامہ بن لادن کو حوالے نہیں کرتے اور ان کی حکومت ختم ہو جاتی ہے تو اس جگہ وسیع البنیاد حکومت قائم ہونی چاہئے۔ ٹونی بلیئر نے کہا کہ پاکستان کو افغان مہاجرین کے ممکنہ سیلاب سے نمٹنے کے لئے 4 کروڑ ڈالر کی امداد برطانیہ فراہم کرے گا۔ اس موقع پر جنرل مشرف نے کہا کہ اسامہ بن لادن کے امریکہ میں دہشت گردی کے حملوں میں ملوث ہونے کے ثبوت موجود ہیں۔ برطانوی وزیراعظم نے پاکستان کے کھل کر عالمی برادری کا ساتھ دینے پر صدر مشرف کو مبارک باد پیش کی اور کہا کہ پاکستان کو ہر ممکن امداد دی جائے گی اور اقتصادی روابط بھی بڑھیں گے۔

تمام امریکی پابندیاں ختم امریکی سینٹ نے پاکستان پر عائد باقی ماندہ تمام پابندیاں بھی ختم کرنے کی منظوری دے دی ہے اور صدر بش کو امداد دینے کا اختیار دے دیا ہے۔ پاکستان اسلحہ خرید سکے گا۔ تاہم امریکہ پر پاکستان اور بھارت سے ایٹمی تعاون کرنے پر پابندی برقرار رہے گی۔ امریکہ نے پاکستان پر سے پابندیاں دہشت گردی کے خلاف جاری مہم کو کامیاب بنانے کے لئے اٹھائیں۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق بل کی منظوری کے وقت مخالف سینیٹر بھی پاکستان کے حق میں بولتے رہے۔

افغانستان پر دھند کی چادر افغانستان میں موسم سرما کا آغاز ہونے والا ہے اور 20-اکتوبر کے بعد وہاں برف باری شروع ہو جائے گی۔ امریکہ کو حملہ میں مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا اور انہیں کھلے میدانوں اور سنگلاخ چٹانوں میں لڑنا مشکل ہوگا۔ منفی 32 ڈگری درجہ حرارت میں زندگی گزارنے کے عادی روسی فوجی بھی افغانستان کی سردی برداشت نہیں کر سکے تھے۔

جاپان نے قرضہ موخر کر دیا جاپان نے پاکستان کا 55 کروڑ ڈالر کا قرضہ 20 سال کے لئے موخر کر دیا ہے۔ جبکہ دو کروڑ 55 لاکھ ڈالر بجٹ سپورٹ اور 75 لاکھ ڈالر افغان مہاجرین کی بحالی کے لئے دینے کا بھی اعلان کیا ہے۔ یہ قرضے پیرس کلب سمجھوتے کے تحت موخر کئے گئے ہیں۔ وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا کہ اس امداد کا موجودہ صورت حال سے تعلق نہیں ہے۔ جاپانی سفیر نے کہا کہ پاکستان ہمارا سچا دوست ہے اس نے عالمی برادری کا ساتھ دینے کا دلیرانہ فیصلہ کیا ہے۔

ایک اور حملہ یقینی ہے امریکی انٹیلی جنس نے کانگرس کو خبردار کیا ہے کہ افغانستان پر حملے کی صورت میں سو فیصد امکان ہے کہ اسامہ بن لادن کے ساتھی امریکہ میں نئے حملے کریں گے۔ امریکی ٹھکانوں پر ایک اور حملہ یقینی ہے۔ سپرے کرنے والے طیاروں یا ٹرکوں سے کیمیاوی اور جراثیمی حملے ہو سکتے ہیں۔ کئی مشتبہ افراد خطرناک مواد ڈھونے والے ٹرکوں کے لائسنس حاصل کر چکے ہیں۔

اسامہ کے خلاف ثبوت امریکہ اور برطانیہ نے کہا ہے کہ اسامہ کے خلاف دہشت گردی کے واضح ثبوت موجود ہیں لیکن یہ ثبوت عدالت میں پیش کرنے کے لئے کافی نہیں۔ جبکہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے پاکستان کی طرف سے اسامہ کے خلاف ثبوت کافی قرار دینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ اب طالبان دنیا میں تنہا ہو گئے ہیں۔

امریکہ جنگ کا شوق پورا کر لے پاکستان میں افغانستان کے سفیر ملا عبدالسلام ضعیف نے کہا ہے کہ امریکہ پر جنگ کا بھوت سوار ہے وہ اپنا شوق پورا کر لے۔ افغان روایات کے مطابق ہم بھرپور مقابلہ کریں گے۔ اسامہ پر مقدمہ چلانے کے لئے ثبوت افغانستان کو مہیا کئے جائیں یہ افغان عدالت کی مرضی ہے کہ ثبوت مانے یا نہ مانے ان سے سوال کیا گیا کہ اسامہ کے خلاف کس ملک میں مقدمہ چلانے کو تیار ہیں۔ افغان سفیر نے کہا کہ اسلامی ممالک کی تنظیم کی طرح کوئی عدالت تشکیل دیں۔ اسلامی ممالک کی تنظیم اپنا کردار ادا کرے اور غیر اسلامی طاقتوں کی تائید نہ کرے تو حل کے راستے نکل سکتے ہیں۔

امریکہ سے تعاون پر تین ملکوں کا انکار مصر ازبکستان اور سعودی عرب نے امریکہ کے ساتھ تعاون کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ مصر کے صدر حسنی مبارک نے کہا ہے کہ خلیجی جنگ میں صورت حال مختلف تھی اپنے بچوں کو کہیں لڑنے کے لئے نہیں بھیج سکتے۔ ازبک صدر نے کہا کہ ہم افغانستان پر حملوں کے خلاف ہیں۔ ملائیشیا نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کو تلاش کریں۔

امریکی وزیر دفاع کا اعتراف امریکی وزیر دفاع رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ اسامہ کا خاتمہ مسئلے کا حل نہیں۔ اسامہ کے بعد بھی القاعدہ کے کمانڈوز موجود رہیں گے۔ دباؤ ڈال کر دہشت گردوں اور انہیں پناہ دینے والوں کا رویہ بدلنا چاہتے ہیں۔

اسامہ کو نہیں روکیں گے افغانستان کے سربراہ ملا عمر نے کہا ہے کہ اگر اسامہ بن لادن خود کسی عدالت میں پیش ہونا چاہیں تو انہیں نہیں روکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے کیمپوں کے بارے میں پروپیگنڈہ بے بنیاد ہے۔ اسلامی ممالک چاہیں تو معائنہ کروا سکتے ہیں۔ ایک وفد سے جو جمیعت العلمائے اسلام کے رہنماؤں پر مشتمل تھا انہوں نے کہا کہ امریکہ راضی ہو اور پاکستان اسلامی شریعت کے مطابق ثالثی کرائے تو غور کر سکتے ہیں۔

بے نظیر امریکہ پہنچ گئیں سابق وزیراعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ بے نظیر بھٹو پاکستانی موقف کی حمایت کرنے کے لئے امریکہ پہنچ گئی ہیں۔

خصوصی ہفتہ برائے
طبی معائنہ واقفین نو

مکرم و محترم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب مورخہ 15 اکتوبر 2001ء تا 21 اکتوبر 2001ء روزانہ صبح 9 تا 12 بجے واقفین نو بچوں کا سالانہ طبی معائنہ کریں گے ان ایام میں بیرون ربوہ کے واقفین نو بچے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ یاد رہے ڈاکٹر صاحب موصوف ہر جمعہ کو شام 3 تا 5 بجے طبی معائنہ کے لئے وقت دیتے ہیں۔ بچوں کے ساتھ سرپرست اور وقف نو کا حوالہ نمبر ہونا ضروری ہے۔

(وکالت وقف نو)

خوشخبری
ربوہ میں پہلی مرتبہ Flash اور Web Development کی کلاسز 5 اکتوبر سے 10 اکتوبر فری Introductory کلاسز کے لئے تشریف لائیں
Instutute of Information Tecchnology Rabwah Ph.211629

MCSE2000 کلاسز
نیشنل کالج بفضل تعالیٰ جاوا (java) کی کلاسز کے بعد 10-اکتوبر 2001ء سے MCSE کی کلاسز کا بھی اجراء کر رہا ہے۔ صاف ستھرے ماحول میں جدید کمپیوٹر لیب میں MCSE سے متعلق مکمل Practical کی سہولت کے ساتھ معیاری تعلیم کے خواہشمند طلباء و طالبات فوری رابطہ کریں۔ نشستیں محدود ہیں۔ (Evening Classes)

I.C.S(Evening)
نیشنل کالج نے ایسے طلباء و طالبات کے لئے جو مختلف اداروں میں I.C.S میں پڑھ رہے ہیں اور ان کو کمپیوٹر، ریاضی، شماریات اور انگلش وغیرہ میں ٹیوشن کی ضرورت ہے کے لئے اپنا ایوننگ پروگرام شروع کیا ہے۔ طلباء و طالبات کے لئے الگ الگ کلاسز کا انتظام۔ حیرت انگیز کم فیس۔ چاروں مضامین کی ماہانہ فیس -/500 روپے صرف۔ ایک ہی جگہ پر نہایت صاف ستھرے ماحول میں معیاری تعلیم۔ صرف چھ ماہ میں سارا کورس مکمل کروانے کی گارنٹی اور فری سپوکن انگلش کلاس کی اضافی سہولت۔ ایسی خصوصیات جو آپ کو کہیں اور نہ ملیں گی۔ کلاسز کا آغاز 10-اکتوبر 2001ء سے ہوگا۔
نیشنل کالج
23-شکور پارک ربوہ فون 212034

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

ہومیو پیتھک ادویات کا با اعتماد مرکز
ایف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا ہے جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے۔ حکماء اور ڈاکٹرز اپنی پریکٹس میں گارنٹی کے ساتھ استعمال کروا سکتے ہیں۔ فی ڈبی (10 یوم کی دوا) -/30 روپے ڈاک خرچ -/30 روپے پریکٹس کیلئے بڑی پیکنگ خصوصی رعایت کے ساتھ دستیاب ہے۔ تیار کردہ
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)
گول بازار ربوہ۔ فون 212434 - 211434

خوشخبری
ربوہ میں کینولہ کوکنگ آئل ایجنسی کا قیام
بین الاقوامی ماہرین کے مطابق بلڈ پریشر اور دل کی تمام بیماریوں سے بچنے کے لئے اس سے اچھا کوئی تیل نہیں
46 روپے فی لیٹر دستیاب ہے
رابطہ: سمیع اللہ باجوہ زروف بکڈپو عمر مارکیٹ ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61